ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱ تا ۴

﴿الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤﴾

ن ق م

نَقَمَ (ض) نَقْمًا: (۱) کسی چیز کی کوئی چیز بری لگنا۔ (۲) سزا دینا۔ ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (التوبۃ:٧٤) ’’اور ان کو برا نہیں لگا سوائے اس کے کہ ان کو مال دار کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے‘‘۔

اِنْتَقَمَ (افتعال) اِنْتِقَامًا: اہتمام سے سزا دینا‘ بدلہ لینا‘ آیت زیر مطالعہ۔

مُنْتَقِمٌ (اسم الفاعل): بدلہ لینے والا۔ ﴿اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝٢٢﴾ (السجدۃ) ’’یقیناً ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں‘‘۔

.com

© rasailojaraid.com

ترکیب: ''مُصَدِّقًا'' حال ہے ''الْکِتٰبَ'' کا اور ''یَدَیْہِ'' کی ضمیر بھی ''الْکِتٰبَ'' کے لیے ہے جس پر لام تعریف ہے۔ ''ھُدًی'' حال ہے ''التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ'' کا۔ ''وَاللّٰہُ'' مبتدا ہے۔ ''عَزِیْزٌ'' اس کی خبر اول ہے اور ''ذُو انْتِقَامٍ'' خبر ثانی ہے۔

ترجمہ:

اَللّٰہُ: اللہ — لَآ اِلٰہَ: کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا: سوائے اس کے کہ — ھُوَ: وہ ہے

الْحَیُّ: جو (حقیقتاً) زندہ ہے — الْقَیُّوْمُ: جو (حقیقی) نگران وکفیل ہے

نَزَّلَ: اس نے بتدریج اُتارا — عَلَیْکَ: آپ پر

الْکِتٰبَ: اِس کتاب کو — بِالْحَقِّ: حق کے ساتھ

مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے — لِّمَا: اس کی جو

بَیْنَ یَدَیْہِ: اس سے پہلے ہے — وَاَنْزَلَ: اور اس نے اتارا

التَّوْرٰىةَ: تورات کو — وَالْاِنْجِیْلَ: اور انجیل کو

مِنْ قَبْلُ: اس سے پہلے — ھُدًی: ہدایت ہوتے ہوئے

لِّلنَّاسِ: لوگوں کے لیے — وَاَنْزَلَ: اور (پھر) اس نے اتارا

الْفُرْقَانَ: خوب فرق واضح کرنے والے کو — اِنَّ الَّذِیْنَ: بے شک جنہوں نے

کَفَرُوْا: انکار کیا — بِاٰیٰتِ اللّٰہِ: اللہ کی آیتوں کا

لَھُمْ: ان کے لیے ہے — عَذَابٌ شَدِیْدٌ: ایک سخت عذاب

وَاللّٰہُ: اور اللہ — عَزِیْزٌ: بالادست ہے

ذُو انْتِقَامٍ: بدلہ لینے والا ہے

آیات ۵، ۶

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۶﴾

© rasailojaraid.com

ترجمہ:

اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ	لَا يَخْفٰى : پوشیدہ نہیں ہوتی
عَلَيْهِ : اس سے	شَيْءٌ : کوئی چیز
فِي الْاَرْضِ : زمین میں	وَلَا فِي السَّمَآءِ : اور نہ ہی آسمان میں
هُوَ الَّذِيْ : وہ ہے جو	يُصَوِّرُكُمْ : شکل دیتا ہے تم لوگوں کو
فِي الْاَرْحَامِ : رحموں میں	كَيْفَ : جیسی
يَشَآءُ : وہ چاہتا ہے	لَآ اِلٰهَ : کوئی الٰہ نہیں ہے
اِلَّا : سوائے اس کے کہ	هُوَ : وہ ہے
الْعَزِيْزُ : جو بالادست ہے	الْحَكِيْمُ : جو حکمت والا ہے

آیت ۷

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾

ر س خ

رَسَخَ (ن) رُسُوْخًا : اپنی جگہ گڑ جانا' جم جانا۔

رَاسِخٌ (اسم الفاعل) : گڑ جانے والا' جم جانے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ز ی غ

زَاغَ (ض) زَيْغًا : کسی چیز کی سیدھ یعنی صحیح سمت سے کسی ایک طرف مائل ہو جانا یا جھک جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) ٹیڑھا ہونا۔ (۲) بہک جانا۔ ﴿وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ﴾ (الاحزاب: ۱۰) ''اور جب کج ہوئیں (یعنی پتھرا گئیں) آنکھیں۔'' ﴿اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝﴾ (صٓ) ''یا بہک گئیں ان سے آنکھیں۔''

زَيْغٌ (اسم ذات) : ٹیڑھ' کجی۔ آیت زیر مطالعہ۔

© rasailojaraid.com

اَزَاغَ (افعال) اِزَاغَةً : ٹیڑھا کرنا' بہکانا۔ ﴿فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ﴾ (الصّف:۵) ''پھر جب وہ لوگ بہکے تو ٹیڑھا کیا اللہ نے ان کے دلوں کو۔''

ترکیب : ''اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''مِنْهُ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''هُنَّ'' مبتدأ ہے اور یہ ضمیر ''اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ'' کے لیے ہے۔ ''اُمُّ الْكِتٰبِ'' اس کی خبر ہے۔ ''اُمُّ'' اسم جنس کے طور پر آیا ہے اس لیے یہ واحد لفظ جمع (هُنَّ) کی خبر دے رہا ہے۔ ''اُخَرُ'' جمع ہے ''اُخْرٰى'' کی اور مبتدأ ہے۔ ''مُتَشٰبِهٰتٌ'' اس کی خبر ہے۔ ''اِبْتِغَاءَ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''مَا تَشَابَهَ مِنْهُ'' میں ''مِنْهُ'' کی ضمیر ''الْكِتٰبَ'' کے لیے ہے۔ اگر ''اٰیٰت'' کے لیے ہوتی تو ''مِنْهَا'' آتا۔

ترجمہ:

هُوَ الَّذِیْ: وہ ہے جس نے — اَنْزَلَ: اتاری

عَلَيْكَ: آپ پر — الْكِتٰبَ: یہ کتاب

مِنْهُ: اس میں ہیں — اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ: پختہ کی ہوئی (یعنی واضح) آیات

هُنَّ: یہ سب — اُمُّ الْكِتٰبِ: اس کتاب کی اصل ہیں

وَاُخَرُ: اور دوسری — مُتَشٰبِهٰتٌ: باہم ملنے جلنے والی (یعنی غیر واضح) ہیں

فَاَمَّا الَّذِیْنَ: پس وہ جو ہیں — فِیْ قُلُوْبِهِمْ: جن کے دلوں میں

زَیْغٌ: کجی ہے — فَیَتَّبِعُوْنَ: تو وہ لوگ پیچھا کرتے ہیں

مَا: اس کا جو — تَشَابَهَ: باہم ملتا جلتا (یعنی غیر واضح) ہوا

مِنْهُ: اس میں سے — ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ: آزمائش کی جستجو کرتے ہوئے

وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ: اور اس کی تعبیر کی جستجو کرتے ہوئے — وَمَا یَعْلَمُ: اور کوئی نہیں جانتا

تَاْوِیْلَهٗٓ: اس کی تعبیر کو — اِلَّا: سوائے

© rasailojaraid.com

اللّٰهُ :اللہ کے
وَالرّٰسِخُوْنَ :اور جم جانے والے

فِي الْعِلْمِ :علم میں
يَقُوْلُوْنَ : کہتے ہیں

اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے
بِهٖ :اس پر

كُلٌّ :سب (کا سب)
مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا : ہمارے رب کے پاس سے (آیا) ہے

وَمَا يَذَّكَّرُ :اور نصیحت نہیں حاصل کرتے
اِلَّآ :مگر

اُولُوا الْاَلْبَابِ : تعصبات سے پاک عقل والے

نوٹ :محکم آیات سے مراد وہ آیات ہیں جن کے مفہوم میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جبکہ متشابہات وہ آیات ہیں جن کے مفہوم میں اشتباہ کی گنجائش ہے۔قرآن مجید میں متشابہات کو جگہ دینے کی کیا وجہ ہے' اس کو سمجھ لیں۔

اس کائنات میں بے شمار حقائق ایسے ہیں جو ہمارے حواسِ خمسہ کے دائرے کے باہر ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کو نہ ہم نے کبھی دیکھا' نہ سنا' نہ سونگھا اور نہ ہی کبھی چھوا۔اس وجہ سے ان چیزوں کے لیے کسی بھی انسانی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جن کو استعمال کرنے سے ان کا حقیقی تصور ہمارے ذہن میں واضح ہو سکے۔دوسری طرف انسانیت کی فلاح و بہبود کا تقاضا ہے کہ ایسے حقائق کے متعلق کم از کم ضروری معلومات انسان کو فراہم کی جائیں۔اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو اصل حقیقت سے قریب تر مشابہت رکھنے والی معلوم چیزوں کے لیے انسانی زبان میں رائج ہیں۔

آیات ۸'۹

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٩﴾﴾

ل د ن

لَدُنَ (ک) لَدَانَةً :نرم ہونا۔

.com

© rasailojaraid.com

لَدُنْ (یہ ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان ہے) : (۱) کسی کام کی ابتداء کا وقت۔ (۲) کسی کے خزانے میں، کسی کے پاس۔ آیت زیر مطالعہ۔

و ھ ب

وَهَبَ (ف) وَهْبًا اور هِبَةً : کسی استحقاق یا معاوضہ کے بغیر دینا، بخش دینا، عطا کرنا۔ ﴿وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ﴾ (الانعام:٨٤) ''اور ہم نے عطا کیا ان کو اسحٰق اور یعقوب۔''

هَبْ (فعل امر) : تو عطا کر۔ آیت زیر مطالعہ۔

وَهَّابٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بہت زیادہ اور بار بار عطا کرنے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''رَبَّنَا'' گزشتہ آیت میں ''يَقُوْلُوْنَ'' پر عطف ہے۔ اس لیے اس سے پہلے ''وَيَقُوْلُوْنَ'' محذوف مانا جائے گا جس کی ضمیر فاعلی ''هُمْ'' اَلرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ'' کے لیے ہے۔ ''اَلْوَهَّابُ'' سے پہلے ''اَنْتَ'' ضمیر فاصل ہے۔ ''لِيَوْمٍ'' نکرہ مخصوصہ ہے۔

ترجمہ:

رَبَّنَا : (اور وہ لوگ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ

لَا تُزِغْ : تو ٹیڑھا مت کر

قُلُوْبَنَا : ہمارے دلوں کو

بَعْدَ اِذْ : اس کے بعد کہ جب

هَدَيْتَنَا : تو نے ہدایت دی ہم کو

وَ : اور

هَبْ : تو عطا کر

لَنَا : ہم کو

مِنْ لَّدُنْكَ : اپنے خزانے سے

رَحْمَةً : رحمت

اِنَّكَ : بے شک تو

اَنْتَ الْوَهَّابُ : ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے

رَبَّنَا : (اور وہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ

اِنَّكَ : یقیناً تو

جَامِعُ النَّاسِ : لوگوں کو جمع کرنے والا ہے

لِيَوْمٍ : ایک ایسے دن کے لیے

© rasailojaraid.com

لَآ رَیْبَ : کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے   فِیْهِ : جس میں
اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ   لَا یُخْلِفُ : خلاف نہیں کرتا
الْمِیْعَادَ : وعدے کے

آیات ۱۰ تا ۱۲

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا ؕ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝﴾

د ء ب

دَاَبَ (ف) دَاْبًا : کسی کام کو لگا تار کرنا، کسی راستے پر مسلسل چلنا۔
دَاْبٌ (اسم ذات بھی ہے) : عادت، دستور۔ آیت زیر مطالعہ۔
دَاْبٌ : لگا تار، مسلسل۔ ﴿تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ﴾ (یوسف:۴۷) ''تم لوگ کھیتی کرو گے سات سال لگا تار۔''
دَائِبٌ (اسم الفاعل) : لگا تار کرنے والا، مسلسل چلنے والا۔ ﴿وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ﴾ (ابرھیم:۳۳) ''اور اس نے مسخر کیا تمہارے لیے سورج کو اور چاند کو مسلسل چلنے والا ہوتے ہوئے۔''

ذ ن ب

ذَنَبَ (ض۔ن) ذَنْبًا : کسی کی دُم پر پیر رکھنا، ایسا کام کرنا جس کا برا نتیجہ نکلے۔
ذَنْبٌ ج ذُنُوْبٌ : جرم، گناہ۔ ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾ (المؤمن:۳) ''گناہ کو بخشنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا۔''
ذَنُوْبٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : بھیانک انجام، برا نتیجہ۔ ﴿فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا﴾ (الذّٰریٰت:۵۹) ''پس یقیناً ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا ایک بھیانک انجام ہے''

ترکیب : ''لَنْ تُغْنِیَ'' کا فاعل ''اَمْوَالُهُمْ'' اور ''اَوْلَادُهُمْ'' ہیں۔ یہ جمع مکسر ہیں

.com

© rasailojaraid.com

اس لیے فعل واحد مونث آیا ہے۔ ''اُولٰٓئِكَ'' کے بعد ''هُمْ'' ضمیر فاصل ہے۔ ''كَدَاْبِ'' سے ''بِاٰيٰتِنَا'' تک ''كَفَرُوْا'' کا بدل یعنی وضاحت ہے۔ اسی طرح ''كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا'' پورا جملہ ''كَدَاْبِ'' کا بدل ہے۔ ''بِذُنُوْبِهِمْ'' کا ''با'' سببیہ ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے
كَفَرُوْا: کفر کیا
لَنْ تُغْنِيَ: ہرگز کفایت نہ کریں گے
عَنْهُمْ: ان کو
اَمْوَالُهُمْ: ان کے مال
وَلَآ اَوْلَادُهُمْ: اور نہ ہی ان کی اولادیں
مِّنَ اللّٰهِ: اللہ سے
شَيْئًا: کچھ بھی
وَاُولٰٓئِكَ: اور وہ لوگ
هُمْ: وہی
وَقُوْدُ النَّارِ: آگ کا ایندھن ہیں
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ: فرعون کے پیروکاروں کی عادت کے مطابق
وَالَّذِيْنَ: اور ان لوگوں کی جو
مِنْ قَبْلِهِمْ: ان سے پہلے تھے
كَذَّبُوْا: (کہ) انہوں نے جھٹلایا
بِاٰيٰتِنَا: ہماری نشانیوں کو
فَاَخَذَ: تو پکڑا
هُمُ: ان کو
اللّٰهُ: اللہ نے
بِذُنُوْبِهِمْ: ان کے گناہوں کے سبب سے
وَاللّٰهُ: اور اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ: سخت گرفت کرنے والا ہے
قُلْ: آپ کہہ دیجیے
لِلَّذِيْنَ: ان لوگوں سے جنہوں نے
كَفَرُوْا: کفر کیا
سَتُغْلَبُوْنَ: تم لوگ مغلوب ہو گے
وَتُحْشَرُوْنَ: اور تم لوگ اکٹھا کیا جاؤ گے
اِلٰى جَهَنَّمَ: جہنم کی طرف
وَبِئْسَ الْمِهَادُ: اور کتنا برا ٹھکانہ ہے (وہ)

© rasailojaraid.com

آیت ۱۳

﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾﴾

ع ب ر

عَبَرَ (ن) عَبْرًا : کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) کسی وادی یا دریا کو پار کرنا' عبور کرنا۔ (۲) کسی واقعہ کو دیکھ کر ان دیکھے نتیجہ تک پہنچ جانا' نصیحت حاصل کرنا' عبرت پکڑنا۔ (۳) خواب سن کر اس کی حقیقت تک پہنچ جانا' تعبیر بتانا۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾﴾ (یوسف) ''اگر تم لوگ خواب کی تعبیر بتاتے ہو۔''

عِبْرَةٌ (اسم ذات) : نصیحت' عبرت۔ آیت زیر مطالعہ۔

عَبَرَ (ف) عَبْرًا : کسی جگہ سے گزر جانا' سفر کرنا۔

عَابِرٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : گزرنے والا' سفر کرنے والا۔ ﴿اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ﴾ (النساء:۴۳) ''سوائے اس کے کہ کسی راستے کا گزرنے والا۔''

اِعْتَبَرَ (افتعال) اِعْتِبَارًا : اہتمام سے عبرت پکڑنا۔

اِعْتَبِرْ (فعل امر) : تو عبرت پکڑ۔ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾﴾ (الحشر) ''پس تم لوگ عبرت پکڑو' اے بصیرت والو۔''

ترکیب : ''كَانَ'' کا اسم ''اٰيَةٌ'' مؤنث غیر حقیقی ہے اس لیے ''كَانَتْ'' کے بجائے ''كَانَ'' بھی جائز ہے۔ ''فِئَتَيْنِ'' نکرہ موصوفہ ہے اور ''الْتَقَتَا'' اس کی صفت ہے۔ اس کا مادہ ل ق ی ہے اور یہ بابِ افتعال کے ماضی کا تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ''يَرَوْنَ'' کا فاعل اس میں شامل ''هُمْ'' کی ضمیر ہے جبکہ اس کے آگے ''هُمْ'' ضمیر مفعولی ہے۔ ان کے مراجع کے متعدد امکانات ہیں۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ ضمیر فاعلی کافروں کے لیے اور ضمیر مفعولی مسلمانوں کے لیے مانی جائے۔

''مِثْلٌ'' کا تثنیہ ''مِثْلَانِ' يَرَوْنَ'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہو کر ''مِثْلَيْنِ''

تھا۔ پھر مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرا تو ''مِثْلَیْھِمْ'' آیا۔ ''رَاْیَ الْعَیْنِ'' مرکب اضافی ہے اور مفعول مطلق ہے' اس لیے ''رَاْیًا'' آیا پھر مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی تو ''رَاْیَ'' استعمال ہوا۔ ''لَعِبْرَۃً'' اِنَّ'' کا اسم ہے۔

ترجمہ:

قَدْ کَانَ :ہو چکی ہے
لَکُمْ :تمہارے لیے
اٰیَۃٌ :ایک نشانی
فِیْ فِئَتَیْنِ :دو جماعتوں میں جو
الْتَقَتَا : آمنے سامنے ہوئیں
فِئَۃٌ :ایک جماعت
تُقَاتِلُ :قتال کرتی ہے
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ :اللہ کی راہ میں
وَاُخْرٰی :اور دوسری
کَافِرَۃٌ :کافر ہے
یَرَوْنَھُمْ :وہ لوگ سمجھتے ہیں ان کو
مِّثْلَیْھِمْ :اپنے کی دو مثالیں (یعنی دوگنا)
رَاْیَ الْعَیْنِ : آنکھوں کا دیکھنا (یعنی آنکھوں دیکھے)
وَاللّٰہُ :اور اللہ
یُؤَیِّدُ :تائید کرتا ہے
بِنَصْرِہٖ :اپنی مدد سے
مَنْ :اس کی جسے
یَشَآءُ :وہ چاہتا ہے
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ :بے شک اس میں
لَعِبْرَۃً :ایک عبرت ہے
لِّاُولِی الْاَبْصَارِ :بصیرت والوں کے لیے

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبول عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص :30 روپے اشاعت عام:15 روپے

© rasailojaraid